New era magazine

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

منکشف

از ازلنا

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منکشف

ازانزلنا

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"میڈم بچوں کے والدین کوئی مسئلہ نہ کریں"

"مس آپ بس بچوں کو بہلا لیں اپنے والدین کو وہ خود بہلا لیں گے آپ آجکل کے بچوں کو جانتی تو ہیں اور یہ کوئی بڑی demand تو ہے نہیں بس دو اینٹیں فی بچہ ہی تو منگوانی ہیں. آخر اس سے بننے والے سکول کے برامدے میں بھی تو انکے بچوں نے ہی بیٹھنا ہے. آپ بس بچوں سے بات کریں اور باقی ٹیچرز کو بھی سمجھا دیں مجھے کوئی ڈرامہ نہیں چاہیے اوپر سے آرڈر ہے برآمدہ جلد از جلد بنانے کا"

"جی میڈم"

"ٹھیک ہے میں سکول کے راؤنڈ پر جا رہی ہوں" یہ کہتے ہوئے میڈم شمیم راؤنڈ پر نکل گئی اور مس زاہدہ نویں کلاس میں آگئی ان کا اردو کا پریڈ تھا یہاں اور آج تو بچوں کو بھی ایموشنل کرنا تھا.

"بچو! آپکو پتا ہے کہ ساتویں اور آٹھویں کلاس باہر مٹی اور دھوپ میں بیٹھتی ہے... بیچارے.... پتا ہے آج میڈم نے انہیں دیکھا تو آنکھیں بھر آئیں کیسے وہ گرمی میں جھلس رہے تھے میڈم نے کہا کہ وہ اپنی تنخواہ سے ایک کمرہ تعمیر کروائیں گی اوپر سے تو گرانٹ آتی نہیں ہے پر وہ بچوں کو یوں نہیں دیکھ سکتی"

"میڈم کتنی اچھی ہیں نہ "کسی لڑکی نے سرگوشی کی دوسری نے ہاں میں ہاں ملائی.

مس دوبارہ مخاطب ہوئی "پر بچو میں نے اور باقی سٹاف نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا"

"کیوں مس "ایک لڑکی نے حیرت سے پوچھا

"بیٹا ہم سب یہاں اس لیے تو پڑھانے آتے ہیں کہ پیسے کما سکیں میڈم کی بھی تو ضرورت ہوتی ہے نا. لیکن پورے سٹاف نے ڈیسائڈ کیا کہ ہم لوگ اپنی استطاعت کے مطابق حصہ ڈالیں گے لیکن پھر بھی ایک بڑا برامدہ بننا مشکل ہے" یہ کہہ کر مس نے گہری سانس لی اور ایک جانچتی نظر طالبات پر ڈالی کہ کیا اس ڈرامے کا ان پر کوئی اثر ہو بھی رہا ہے کہ نہیں. بچیاں بہت انہماک سے بات سن رہی تھیں مس کو خاموش دیکھ کر ایک بچی نے پوچھا "تو مس اب کیا کریں گے "

"بیٹا میرے دل میں خیال آیا کہ آپ لوگ بھی ہماری مدد کر سکتے ہیں آخر کار سکول میں ایک ہزار سے زیادہ بچے ہیں. لیکن میڈم صاحبہ نے پیسے لینے سے منع کر دیا تھا"

ایک بچی بولی "مس پھر ہم کیسے مدد کر سکتے ہیں"

"بیٹا پیسے دینا مشکل بھی ہو گا اور کوئی بچہ زیادہ دے گا کوئی کم. ہم آپکے والدین ہر بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے. لیکن ایک تجویز ہے"

"وہ کیا" کسی نے سوال کیا

"دو دو اینٹیں.....ہر بچہ دو اینٹیں لے آئے اس کے دو فائدے ہیں اینٹیں مہنگی بھی نہیں اور دوسرا ہم نے کونسا پیسے کھانے ہیں فلاحی کام ہی کرنا ہے اس سے آپ لوگوں کے دل میں شک بھی نہیں آئے گا کہ ہم نے پیسے کھا لیے..... تو کیا آپ لوگ مدد کریں گے"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت سے بچوں نے مدد کے جذبے سے سرشار ہو کر فوراً ہی حامی بھر لی کچھ بچیاں شش وپنج میں رہ گئی لیکن یہ تو طے تھا کہ اینٹیں اب سب طالبات لائیں گی.

یہی ڈرامہ مہ ڈائیلاگ ہر کلاس میں دہرایا گیا اور طالبات ایموشنل ہو کر حامی بھرتی گئیں کسی نے یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ سکول کے تعمیراتی فنڈز کیوں نہیں استعمال کیے جا رہے.....

****

وتر دماغ میں مس کی کہی باتیں سوچتی ہوئی گھر داخل ہوئی. کھانا کھانے کے بعد اپنی ماما سے پوچھا کہ بابا کہاں ہیں. اتنی دیر میں اسکے بابا گھر داخل ہو گئے.

"بابا کل میں نے سکول میں دو اینٹیں لے کر جانی ہیں" بابا کو دیکھ کر اسنے فوراً سے پیشتر اپنا مسئلہ سنایا

"اینٹیں کیوں" انہوں نے حیرانی سے پوچھا اور وتر نے اردو کے لیکچر کی ساری روداد کہہ سنائی.

"بیٹا سکول میں تعمیراتی فنڈز آتے ہیں اس کام کے لیے.. کرپشن کرنے کا نیا طریقہ" کہ کر انہوں نے سر جھٹکا

"بابا... اگر کرپشن ہوتی تو وہ پیسے مانگتی نا... ہو سکتا ہے فنڈز نہ آئے ہوں. گرمی کی وجہ سے میم جلدی برآمدہ بنوانے لگی ہیں یہ تو ثواب کام ہے. بچے دھوپ میں نہیں بیٹھیں گے."

"بیٹا جی فنڈز بینک اکاؤنٹ میں جمع شدہ ہوتے ہیں. آپکی میڈم بچوں کی لائی گئی اینٹوں

سے برآمدہ بنوا کر ان اینٹوں کا کسی لوکل سینٹری کی دوکان سے بل بنوا کر کاغذوں میں لگوادیں گی اور پیسہ خود نکلوا کر کھالیں گی۔"

اسکو باپ کی بات سمجھ میں آتو گئی لیکن سکول سے بے عزتی کے ڈر سے پھر بھی میڈم کی حمایتی بنی رہی "بابا میڈم ایسی نہیں ہیں۔ آپکو نہیں پتا وہ غریب بچوں کو دو دو ماہ بعد یونیفارم جوتے اور بیگز وغیرہ لے کر دیتی رہتی ہیں"

بیٹا اس سب کا جواب اپنی ماما سے پوچھو مجھ سے بہتر وہ بتائیں گی وہ بھی گورنمنٹ ٹیچر ہیں۔ کیا کبھی انہوں نے سٹوڈنٹس سے کچھ منگوایا ہے اور وہ لوگ بھی لے کر دیتی ہیں یونیفارم وغیرہ۔ اس کا پیسہ کیا وہ خود دیتی ہیں؟"

اس نے سوالیہ نظروں سے ماں کو دیکھا جو مسکرا کر ان کی ہی باتیں سن رہی تھی۔ ان لوگوں کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر بولیں "بیٹا سکولز میں ہر ماہ لاکھوں روپے آتے ہیں جن کا مقصد بلڈنگ بنوانا، بچوں کو یونیفارم، جوتے، بیگز اور کاپیاں لے کر دینا، صفائی، پانی اور دوسری چیزوں کا انتظام کرنا اور بھی بہت سے کام شامل ہیں۔ آپ کی میڈم اپنی جیب سے کچھ نہیں کرتی یہ وہ پیسہ ہے جو ہم ٹیکس دیتے ہیں اور گورنمنٹ ہمیں دیتی ہے تاکہ ہم ایمانداری سے بچوں کی تعلیم پر لگائیں آپکے بابا نے جو کہا ہے وہ سب سہی

ہے.اور کوئی بھی سکول بغیر گرانٹ کے یوں عمارت تعمیر نہیں کر سکتا.آپ کے سکول کے بینک اکاؤنٹ میں یقیناً فنڈز آئے ہیں تو یہ کام شروع ہونے جارہا ہے"

وہ ساری بات سمجھ چکی تھی لیکن اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار مس کی ڈانٹ اور دوسری لڑکیوں کی مذاق اُڑتی ہنسی آرہی تھی کہ کیا وہ دو اینٹیں نہیں لا سکی.کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ پھر سے گویا ہوئی" بابا دو اینٹوں سے کیا ہوتا ہے ہمیں تو بس مس کی بات ماننی ہے نا...اگر وہ لوگ کرپشن کریں تو یہ ان کا ایمان ہے نا.....پلیز بابا میری انسلٹ ہو گی سب کے سامنے" وہ روہانسی ہو گئی

"بیٹا بات پیسوں کی نہیں اصول کی ہے"

"بابا پلیز...اصول پھر کسی دن سہی پلیییییز...ماما آپ کہیں نا بابا کو"

"اچھا ٹھیک ہے کل لے جانا" وہ کہہ کر ناراض ناراض سے وہاں سے اُٹھ گئے.اسکی ماما بھی سر جھٹک کر کچن میں چلی گئی.لیکن وہ خود اب مطمئین ہو چکی تھی کہ انسلٹ نہیں ہو گی.

****

اگلے دن وتر کے بابا اسے دو اینٹوں کے ساتھ سکول چھوڑنے گئے. ناچاہتے ہوئے بھی انہیں بیٹی کی خاطر ایسا کرنا پڑا اور یقیناً اور بہت سے والدین بچوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایسا کر چکے تھے تبھی تو وہ جب سکول داخل ہوئی تو گیٹ کے ساتھ اینٹوں کا چھوٹا سا ڈھیر پڑا تھا جہاں اسنے اور باقی لڑکیوں نے بھی اینٹیں پھینک دیں. ساتھ لڑکی نے اسے نام اور کلاس نوٹ کروانے کا کہا اسی طرح وہ دوسری اینٹیں لانے والی لڑکیوں کا نام بھی لکھ رہی تھی یقیناً اسے اینٹوں کا حساب رکھنے کے لیے کھڑا کیا گیا تھا تاکہ کوئی بچہ رہ نہ جائے جو اینٹیں نہ لائے. وتر کو اپنے بابا اور ماما کی بات یاد آگئی اسے یہ سب بہت برا اور غلط لگا. لیکن وہ کیا کر سکتی تھی بس کلاس کی طرف چل دی..

****

چند دن گزر گئے وتر روز اس اینٹوں کے بڑھتے ہوئے ڈھیر کو دیکھتی سکول میں داخل

ہوتی اور کلاس میں چلی جاتی. آج بھی ایسا ہی ہوا. لیکچرز گزر رہے تھے کہ اچانک بریک سے کچھ دیر پہلے ایک لڑکی کلاس میں آئی اور مس سے اجازت لے کر اونچی آواز میں پوچھا "وتر حسین ولد حسین آحمد کون ہے" وتر نے جواب میں ہاتھ کھڑا کر دیا لڑکی نے بتایا کہ اسے میڈم سمینہ بلا رہی ہیں جو کہ وائس پرنسپل تھیں. وتر حیران سی اس کے ساتھ چل دی. میڈم کے آفس میں داخل ہوتے ہی منظر سے وہ کچھ کچھ گھبرا گئی وہ یوں بھی ایک ڈرپوک سی لڑکی تھی. آفس میں میڈم سمینہ مس زاہدہ مس عفت جوان کی انچارج تھی وہ اور ساتھ تقریباً پانچ اور ٹیچرز موجود تھیں. سب اسے عجیب اور غصیلی نظروں سے دیکھ رہی تھیں. "وتر حسین تمہارا نام ہے؟"

"جی" وہ ہلکی آواز میں بولی

"تمہارے باپ کا نام کیا ہے؟"

"حسین احمد" اسکی آواز ابھی ہلکی ہی تھی لیکن سب کو سنائی دے رہی تھی

"ایف_سی میں رہتی ہو"

میڈم سمینہ نے سخت لہجے میں پوچھا

اسنے ہاں میں سر ہلادیا.

مس زاہدہ چھوٹتے ہی چلائی "کیا ہم نے کوئی زبردستی کی تھی کے اینٹیں لاؤ ورنہ پھانسی دے دیں گے...بولو"

"ننن...نہیں مس" وہ حقیقتاً گھبرا گئی.

"تو پھر تمہارے باپ نے سکول کے خلاف درخواست کیوں دی اوپر کہ ہم زبردستی بچوں سے اینٹیں منگواتے ہیں اور کرپشن کرتے ہیں"

"کونسی درخواست مس..مجھے کچھ نہیں پتا"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بیٹا آپکے ابو نے نہیں بتایا کسی ایپلیکیشن کے بارے میں" ایک اور ٹیچر نے پیار سے استفسار کیا

"نہیں مس مجھے کچھ بھی نہیں پتا..کوئی غلط فہمی ہوئی ہے" وہ روہانسی ہو گئی

"مس زاہدہ مجھے لگتا ہے بچی کو واقعی نہیں پتا"

"جاؤ کلاس میں" میڈم سمینہ بولی اور وہ ترنے بھاگنے میں ہی عافیت جانی.

دل میں اسے اپنے بابا پر بہت غصہ آیا. آنسو صاف کرتے ہوئے وہ کلاس میں داخل

ہو گئی. لڑکیوں کے پوچھنے پر بھی اس نے کچھ نہیں بتایا

****

سکول سے جیسے تیسے وہ نکل آئی لیکن سارا راستہ وہ روتی رہی. پہلی بار اسکی اس طرح تضحیک کی گئی تھی. گھر میں داخل ہوتے ہی جیسے ماں پر نظر پڑی اسنے زور و شور سے رونا شروع کر دیا. اسکی ماما اسے یوں دیکھ کر گھبرا گئیں. پوچھنے پر ہچکیاں لیتے ہوئے اسنے سارا قصہ بتا دیا. لیکن ماں کے چہرے پر حیرانی کا کوئی آثار نہ دیکھتے ہوئے اسنے پوچھا "ماما آپ کو پتا تھا؟"

"ہاں بچے آپکے بابا نے درخواست دینے کے بعد مجھے بتا دیا تھا"

"ماما بابا ایسے کیسے کر سکتے ہیں"

"کیا کر دیا بابا نے" حسین صاحب کہتے ہوئے اس کی طرف آ گئے

"بابا آپ نے میڈم کے خلاف درخواست کیوں دی"

"بیٹا آپ نے کہا اور میں نے اینٹیں پہنچا دی ہے نا.. آپکو ارد گرد کے لوگوں سے

شرمندگی بھی نہ ہو اور وزن بھی نہ اٹھانا پڑے اس لیے بائیک کے بجائے کار پر آپکو ڈراپ کیا. کیونکہ ہمارے پاس سہولیات ہیں اور ہم شہر میں آپکے سکول کے نزدیک بھی رہتے ہیں"

اس نے ہاں میں سر ہلا دیا اتنی دیر میں اسکی ماما پانی لے آئی. پانی پینے کے ساتھ اس نے باپ کی بات بھی سننی جاری رکھی جو اسے وجہ بتانے جا رہے تھے

"اچھا اور یہ بتاؤ کہ ہمارا گاؤں شہر سے کتنا دور ہے"

"17 کلو میٹر آپ نے بتایا تھا لیکن پاپا گاؤں کا کیا ذکر"

انہوں نے بیٹی کی بات پر کان دھرتے ہوئے بات جاری رکھی "آپ یہ بھی جانتی ہو روز صبح جب فجر کے بعد آپکی مما آپ کو اٹھا کے ناشتا کراتی ہیں اور تیار کراتی ہیں میں گاؤں کا چکر لگا آتا ہوں اور تازہ دودھ لے کر آتا ہوں"

اسنے اثبات میں سر ہلا دیا

"تو بیٹا جی آپ کی عمر کی گاؤں کی لڑکیاں فجر سے پہلے اٹھ کر گھر کے کام کرتی ہیں بعد میں ناشتہ بناتی ہیں کچھ لڑکیاں چارہ تک کٹوا کر آتی ہیں. پھر تیار ہو کر سکول کے لیے

پیدل نکل پڑتی ہیں ہمارے اور آس پاس کے گاؤں سے کیوں کہ وہاں کوئی ماڈل ہائی سکول نہیں ہے انہیں سترہ کلو میٹر پیدل چل کے شہر آنا پڑتا ہے اور میں روزانکو آتے دیکھتا ہوں" پھر توقف سے بولے "جس دن آپ سکول اینٹیں لے کر گی اُس دن سے روز کسی نہ کسی بچی کو کمر پر بستہ اور سر پر اینٹیں اٹھا کر آتے دیکھتا ہوں روز... کیا یہ ان بچیوں کے لیے تعلیم کے حصول کی سزا ہے..؟" وہ جو شکایتی نظروں سے باپ کو دیکھ رہی تھی خاموش ہو گئی. اسے واقعی افسوس ہوا کیونکہ مس نے گاؤں والی کچھ لڑکیوں کو اینٹیں نہ لانے پر ڈانٹا تھا اور اگلے روز وہ لے آئیں تھیں لیکن ان کے یونیفارم گندے ہو گئے تھے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لیکن بابا وہ کسی بائیک یا رکشے پر لے آتیں"

"میری جان یہ ان کی لگن ہے جو وہ اتنی مشقت کے بعد اتنی دور سے پڑھنے آتیں ہیں. ورنہ ان کے والدین تو ویسے بھی راضی نہیں ہوتے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے جو چند ایک آتی ہیں وہ اپنا بوجھ خود اُٹھا کر آتی ہیں. صبح گھر کا کام کر کے نکلتی ہیں جا کر گھر کا کام کرتی ہیں. کھیتوں میں مدد کرتی ہیں. ان گھروں میں دو وقت کا کھانا پورا کرنے کے لالے پڑے ہوتے ہیں اس پر وہ کوئی پک اینڈ ڈراپ کی فرمائش کریں تو والدین انہیں

سکول ہی نہ جانے دیں.... گورنمنٹ نے ان بچوں کے لیے ہی فنڈز مختص کیے ہوتے ہیں جنہیں آپکی میڈم جیسے لوگ بہت سفاکی سے کھا جاتے ہیں اور نقصان اور تکلیف ان بچوں کو ہوتی ہے. ایسے میں اگر میں نے ان کا پردہ فاش کرنے کی کوشش کی ہے تو میں نے غلط کیا؟ اگر ایسا ہے تو ہمارا پڑھنے کا کیا فائدہ؟"

"لیکن بابا"

"بیٹا آپ ان کی جگہ ہوتی تو گاؤں سے یوں کتابوں سے بھرا بستہ اور اینٹیں اٹھا کر لا سکتی تھیں"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسنے نفی میں سر ہلایا

"میں نے بھی آپکو ان کی جگہ رکھ اور سوچا تھا اور مجھے تکلیف ہوئی تھی کہ اگر میری بیٹی کو ایسا کرنا پڑتا تب...؟؟؟؟؟؟

وہ اب بات سمجھ چکی تھی اور اسے ان لڑکیوں کے لیے برا بھی لگ رہا تھا لیکن ساتھ اپنی شامت بھی نظر آ رہی تھی.

****

وتر کے بابا کی ایجوکیشن منسٹر کو لکھی گئی درخواست پر فوراً عمل درآمد ہوا درخواست ای_ڈی_او کو منتقل کی گئی جس نے اسی تحصیل کے بوائز ہائی سکول کے پرنسپل کو انکوائری ہیڈ بنا دیا جو کہ اتفاقاً وتر کے والد کو جانتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے میڈم شمیم سے پروفیشنل تعلقات بھی تھے دونوں برابر کے سکیل پر نوکری کر رہے تھے. بوائز ہائی سکول کے پرنسپل نعیم رضا صاحب کو جلد از جلد رپورٹ ای_ڈی_او کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا گیا

نعیم صاحب نے اپنے طور پر سکول سے پتا کروایا تو وہاں واقعی اینٹوں کا ڈھیر موجود تھا. انہوں نے میڈم شمیم کو کال کی "میڈم جی یہ کیا کر دیا" علیک سلیک کے بعد وہ فوراً مدعے پر آ گئے

"سر ایسا تو ہوتا رہتا ہے ایسی نوکری میں... اپنی ضرورت کے وقت ہم نے بھی تھوڑی انگلی ٹیڑھی کر لی تو کیا برا کیا... آپ سے بہتر کون جانتا ہے؟

"ہاں جی میڈم پر حل سوچا ہے مسئلے کا؟؟ میں نے بھی رپورٹ دینی ہے اوپر" وہ میڈم کا بلیک میلنگ انداز بھانپ کر صلح جو طریقے سے بات کرنے لگے

"حل تو اب آپ بتائیں گے نعیم صاحب"

"میڈم جی کیس تو کھلا ڈلا آپ کے ہی خلاف ہے. دوسری پارٹی سے صلح ہی حل ہے اگر وہ لکھ کر دے دیں کے غلط فہمی میں ایسا ہوا تو کیس بند ہو جائے گا یا فائلوں کی نظر ہو جائے گا ورنہ اوپر سے ٹیم آسکتی ہے"...."بچی کو بہلائیں پھسلائیں یا ڈرائیں وہ ہی اپنے والد کو منا سکتی ہے ورنہ اسکا باپ ڈھیٹ آدمی ہے آخر تک پیچھا نہیں چھوڑے گا"

"ہمم" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں "کچھ کرتی ہوں" اور فون رکھ دیا. اور آیا جی سے کہہ کہ مخصوص ٹیچرز کی میٹنگ بلالی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

اگلے روز پہلے پریڈ میں مس عفت کلاس میں آئی اور وتر کو دیکھتے ہی سر جھٹکا اور حاضری لگانے لگیں

"بچو ہم نے برآمدہ بنوانے کے لئے اینٹیں منگوائی کیا ہم نے وہ گھر لے جانی تھیں"

"نہیں مس"

"ہم نے کوئی ہزاروں روپے تو نہیں مانگے تھے ارے ثواب کمانا چاہا تو گلے پڑ گیا. برا مدہ ہم نے گھر لے جانا تھا کیا. اتنی تکلیف تھی مدد کرنے میں تو نہیں کرنی تھی درخواست دینے کی کیا ضرورت تھی"

وتر کا سر جھک گیا وہ اور اس کے بابا غلط نہیں تھے پھر بات اچھالی جا رہی تھی

"کونسی درخواست مس؟"

"کیوں وتر اپنا کارنامہ نہیں سنایا" وہ خاموش رہی

"ارے پیسے لا کر کھاتے ہو آپ لوگ کسی کے بھلے کے لیے چار پیسے لگائے تو مسئلہ ہو گیا"

"کتنی بری بات ہے" کسی نے سرگوشی کی "اتنی غریب لگتی تو نہیں ہے" ایک اور سرگوشی ہوئی، "اتنا بھی بندہ بھوکا نہ ہو" کسی اور نے لقمہ لگایا

وتر کی آنکھیں چھلک پڑی.. وہ کتنی بھی مظبوط بنتی آخر کو تیرہ چودہ سال کی بچی تھی اس کے دل کے ساتھ دماغ پر بھی اثر ہوا

"ارے پتا یہ میڈم کے سامنے میری کتنی بے عزتی ہوئی. میری کلاس کی لڑکی نے ایسا

کیامیرا عزت خاک میں مل گئی"مس نے ایک اور ڈائیلاگ اچھالااور لڑکیاں ایمو شنل ہو گئیں اور وتر کو برا بھلا کہنے لگیں. حتیٰ کہ کلاس کے بعد بھی دوسری کلاس کی لڑکیاں آکر پوچھنے لگی وتر کون ہے اور اسے دیکھ کر کوئی ہنستی تو نخوت سے سر جھٹکتی چلی جاتی. وتر کا دل کٹ کر رہ گیا تھا اس کی سوچ سے بہت زیادہ برا ہو رہا تھا. لڑکیاں آکر اسے باتیں سنا رہی تھی"وتر مدد نہیں کرنی تھی تو نہ کرتی مس کی بے عزتی تو مت کرواتی بے چاری پتا نہیں کتنی سنی ہو گی میڈم کی"..

"تمہارے بابا نے ایسا کیوں کیا"آخر کو سب کی سنتی وہ پھٹ پڑی"میرے بابا نے کچھ غلط نہیں کیا. تم سب کی بھلائی کے لیے کیا یہ سب گاؤں سے آنے والی لڑکیوں کے لیے کیا ایسا تم سب.... تم سب احسان فراموش ہو"وہ روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی.

****

وتر نے گھر آکر سکول میں ہونے والی کوئی بات نہیں بتائی لیکن وہ خاموش ہو گئی. رات بھر وہ سو نہیں پائی صبح ناشتے پہ حسین صاحب اس کی خاموشی نوٹ کرتے ہوئے بولے "بیٹا کچھ کہا ہے کسی نے سکول میں"

"نہیں بابا"

"بیٹا آپکو ڈرانے کے لیے وہ ڈانٹیں گے تاکہ ہم درخواست واپس لے لیں آپ نے فوراً مجھے بتانا ہے وہ آپکو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے اگر کسی نے ایک لفظ بھی کہا دیکھ لوں گا میں سب کو"

"جی بابا" وہ یہ ہی کہہ سکی لیکن گھر سے سکول تک کے راستے میں وہ اتنا سوچ چکی تھی کہ اس سے زیادہ برا کیا ہو گا تو اب وہ ڈرے گی نہیں.

بریک کے وقت میڈم نے اسے آفس میں بلایا

"تو آپکے ابو نے درخواست دی ہے" وہ خاموش رہی

"ارے بھئی نیکی تو ہمارے گلے پڑ گئی" وہ اب بھی نظریں جھکائے کھڑی تھی لیکن باقی سٹاف کی نظروں کے گھیرے میں تھی جو وہ محسوس کر سکتی تھی

"درخواست سے کیا ہوتا ہے کوئی ہمارا بال بھی بانکا نہیں کر سکتا" یہ کہہ کہ میڈم ہنسی اور تمام سٹاف کھانے پینے میں مشغول ہو گیا لیکن اسے جانے کی اجازت نہیں دی گئی.

وہ آنسو پی کر رہ گئی.

اگلے دن بھی اسی طرح اسے بریک شروع ہوتے ہی آفس میں بلایا گیا. تمام ٹیچرز کھانے میں مشغول رہیں کچھ اسے ترس بھری نگاہوں سے دیکھ رہیں تھی لیکن میڈم کے ڈر سے منہ میں زبان ہونا نہ ہونا برابر تھا. کھانے دوران میڈم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پوچھا "درخواست واپس کب لیں گے تمہارے ابو"

"پتا نہیں" اسنے رندھی ہوئی آواز میں کہا.

تین چار دن تک یہ معمول رہا.

آج بھی اسے معمول کے مطابق بلایا گیا کھڑا رکھا گیا اور میڈم جھنجھلا کر بولیں "اے لڑکی اپنے ابو کو کہنا درخواست واپس لے لے ورنہ اچھا نہیں ہو گا"

وہ خاموش رہی. اسکی خاموشی نے میڈم کو مزید غصہ دلایا اور وہ چلائی "دفع ہو جاؤ اپنی کلاس میں"

لیکن معمول کے مطابق آج وہ کلاس میں نہیں آئی بلکہ کلاس کے پیچھے کے گراؤنڈ میں جا کر چھٹی تک روتی رہی.

اسکے جانے کے بعد میڈم نے نعیم رضا کو فون ملایا "بچی پر کوئی اثر نہیں ہو رہا آپ ہی

کچھ کریں اب"

"ٹھیک ہے میں کرتا ہوں کچھ"

****

اگلے دن وتر کے بابا نعیم رضا کے سامنے بیٹھے تھے

"حسین صاحب یہ کیا کیا ہے آپ نے ایسی درخواستوں سے بھلا کچھ ہوتا ہے"

"نعیم صاحب اگر کچھ ہوتا نہ ہوتا تو آپ یوں ارجنٹ ہاتھ پاؤں جوڑ کر مجھے نہ بلاتے"

نعیم رضا مسکرادیا وہ جانتا تھا کہ حسین احمد کو منانا آسان کام نہیں لیکن بہر حال اسے یہ کرنا تھا.

"کیوں بچی کو مشکل میں ڈال رہے ہیں"

"میری بچی کے لیے جو مشکل کھڑی کرے گا وہ اپنا انجام پہلے ہی سوچ لے"

"ارے حسین بھائی غصہ کیوں کر رہے ہیں"

"میری بچی کو ٹارچر کر رہی ہیں وہ لوگ یہ ان کے لیے اچھا نہیں ہے"

کل ہی ج. وتر سکول سے آئی تو اسکی شکل صاف بتا رہی تھی کہ وہ روئی ہے. باپ کے پوچھنے پر وہ بس یہ ہی بولی کہ ٹیچر نے ڈانٹا. لیکن وہ جانتے تھے کہ بات اس سے زیادہ ہے

"ارے حسین صاحب ڈانٹ دیا ہو گا تھوڑا بہت کہیں بچیاں معصوم ہوتی ہیں ڈر جاتی ہیں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں"

"مجھے کیوں بلایا ہے" وہ بولے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی میں تو چاہتا ہوں کہ آپ اپنی درخواست واپس لے لیں"

"اور آپ جانتے ہیں میں ایسا کچھ نہیں کروں گا" وہ سپاٹ لہجے میں بولے

"ارے بھائی جان کیوں معاملہ بڑھانا.. جس مقصد کے لیے آپ نے درخواست دء تھی وہ تو پورا ہو گیا ہے نا" حسین صاحب نے نا سمجھی سے نعیم رضا کو دیکھا

"میرا مطلب ہے کہ آپ یہ ہی چاہتے تھے کی کرپشن رک جائے تع رک گئی ہے. میڈم نے تمام کلاسوں کو منع کر دیا ہے کہ کوئی ایک اینٹ بھی نہ لائے. تین سو بچوں

نے مدد کی تھی ابھی سات، آٹھ سو بچے باقی ہیں لیکن یہ کام رک گیا ہے"

"بات اس کام کے رکنے کی نہیں سسٹم کی ہے. آج اس درخواست کی وجہ سے یہ کام رک گیا ہے کل کو کوئی اور شروع ہو جائے گا" وہ حقیقتاً غصے میں آ گئے تھے

"حسین صاحب آپ بات کو سمجھ نہیں رہے ہیں. میں ایک مخلص رائے ہی دوں گا. آپ اس درخواست کو واپس نہیں لیں گے تو یہ پروسیس میں آئے گی آپ کو ای_ڈی_او آفس جانا پڑے گا لیکن اکیلے نہیں بچی بھی ساتھ جائے گی. اس کے بعد یہ درخواست اور اوپر جائے گی اور بیٹیا کو بھی ساتھ جانا پڑے گا. رنگ برنگے لوگوں کی نظروں سے آپکی بچی گزرے گی کیا یہ منظور کریں گے کہ بچی کو ساتھ گھسیٹا جائے. اور رہی بات کرپشن کی تو وہ ہر محکمے کی جڑ میں ہے ایک درخواست کچھ نہیں اکھاڑ سکتی. جس مقصد کے حصول کے لیے آپ نے درخواست دی وہ پورا ہو چکا ہے. اتنا بہت ہے. بچی نے ابھی ایک سال اور وہاں پڑھنا ہے آپکو کیا لگتا ہے کہ استانیاں آسانی سے رہنے دیں گی اسے..؟؟؟"

حسین صاحب کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد بولے "آپ مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں بچی کا نام لے کر"

"میں سمجھا رہا ہوں کیونکہ بیٹیوں والا ہوں"

نعیم رضا واقعی مخلص مشورہ دے رہے تھے کیونکہ ایک انسان سسٹم کو نہیں ہلا سکتا اور حسین صاحب سے ان کی پرانی جان پہچان بھی تھی.

بہت سوچ بچار کے بعد حسین صاحب صلح نامے پر دستخط کرنے کو راضی ہو گئے.

گھر پہنچ کر انہوں نے وتر اور اس کی ماما کو سب بتا دیا کچھ باتوں کے علاوہ.

"بابا آپکو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میڈم کو سبق سکھانے کے وقت آپ پیچھے ہٹ گئے"

"نہیں بیٹا میں پیچھے ہٹا. یہ کیس ویسے بھی فائلوں میں دب جانا تھا اتنا جھٹکا بہت ہے آپکی میڈم کے لیے" وہ خاموش رہی.

****

اگلے دن نعیم رضا میڈم کے آفس میں موجود تھے

"لیں میڈم جی کیس رفع دفع کروا دیا ہے مٹھائی منگوا لیں اب"

"شکریہ. ضرور مٹھائی ابھی آتی ہے"

"اور بچی کو بھی بلائیں بیان ریکارڈ کرنا ہے" وہ بولے

"جاؤ وتر حسین کو کلاس نہم اے سے بلا کر لاؤ" وہ آیا جی سے مخاطب ہوئیں. کچھ دیر بعد وتر آ گئ

میڈم نے اسے اپنی کرسی کے پاس کھڑا کر لیا اور بازو ایک سخت گرفت اس کے گرد حائل کر لی بظاہر تو یہ منظر اچھا لگ رہا تھا لیکن سختی صرف وتر محسوس کر سکتی تھی

"کیا حال ہے بیٹا آپکا. میں آپکے بابا کا دوست ہوں"

"آئی ایم فائن سر"

بیٹا کیا آپکو پتا تھا کہ آپکے بابا نے ایپلیکیشن دی ہے میڈم کے خلاف"

"نو" اسنے جواب دیا

"ٹھیک ہے! آپکو کسی نے یہاں کچھ کہا تو نہیں"

"ارے سر یہ تو ہماری اپنی بچی ہے. بڑوں کی جنگ میں بچوں کا کیا قصور" وتر کے بولنے سے پہلے ہی میڈم نے اسے اور سختی سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے جواب دیا.

"ٹھیک ہے بیٹا اب آپ جاؤ" نعیم رضا نے اسے جانے کو کہا.

وہ کلاس میں آ گئی اور کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی دو تین لڑکیاں اس کے پاس آئیں "وتر کیا کہا مسڈم نے"

"کچھ نہیں" اس نے مختصراً جواب دیا

"وتر تمہیں پتا ہے میں نے اپنے ابو کو جا کر بتایا سب کچھ وہ بہت خوش ہوئے انہوں نے تمہارے ابو کے اس عمل کی بہت تعریف کی"

اسنے گردن موڑ کر ان لڑکیوں کی طرف دیکھا اور دوسری لڑکی بولی "ہاں میرے پاپا اور بھائی نے بھی ایسا ہی کہا. سوری وتر ہم نے تمہیں ہی غلط سمجھا. میرے بھائی نے بتایا کہ یہ بھی کرپشن کا ہی ایک طریقہ ہے" تیسری لڑکی گویا ہوئی "اور کیا میرے ابو نے کہا آئندہ میڈم نے کوئی بے جا فرمائش کی تو ہم بھی درخواست دے دیں گے" اور بھی بہت سی لڑکیوں نے ہاں میں ہاں ملائی. وہ ہلکا سا مسکرائی اور دوبارہ کھڑکی کے پار دیکھنے لگی.

"بابا ہم ہارے نہیں. بے شک ہم سسٹم کو جھنجھوڑ نہیں سکے کیونکہ ہم اکیلے تھے، لیکن

ہم نے شعور کی سیڑھی توسب کو دکھادی ہے نہ بابا" وہ دل ہی دل میں اپنے بابا سے مخاطب ہوئی. اب وہ قدرے پر سکون تھی لیکن دماغ پر لگنے والی ذلت کے احساس کے گہرے زخم ابھی بھی تازہ تھے.

پھر یوں ہوا کہ میڈم نے دوبارہ اس قسم کی کرپشن کرنے کی ہمت نہیں کی. اور وتر نے امتیازی نمبروں سے میٹرک پاس کر لیا لیکن یہ دو سال وہ کبھی بھی یاد نہیں رکھنا چاہتی تھی لیکن وہ پر سکون تھی کہ وہ ہاری نہیں تھی

NEW ERA MAGAZINE .com

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین